تبصراتی مقالہ

پاکستان میں فہرست نویسیِ نسخہ ہائے خطی فارسی کا ایک اختصاص

مجلس ادارت

جنوبی ایشیا اپنے علمی و تہذیبی تناظر میں اپنے کتب خانوں کے سبب خصوصاً عہدِ وسطیٰ یا عہدِ اسلامی ہند کے وقت سے اپنی ثروت و وقعت میں بلاشبہ ایک امتیاز کا حامل سمجھا جا سکتا ہے۔مسلمانوں کی اپنی علمی و تعلیمی خدمات پر مبنی ان کی تصانیف و تالیفات، جو عربی، فارسی، ترکی اور اردو زبانوں میں اس خطے میں لکھی گئیں، ذاتی و سرکاری کتب خانوں میں محفوظ بھی ہوتی رہیں اور دستبردِ زمانہ سے تباہ و برباد بھی ہوتی رہیں۔ان کتب خانوں کے وجود اور ان میں موجود علمی و تصنیفی ذخائر کی نوعیت و اہمیت کا ہمیں ان فہرستوں سے بھی راست علم ہوتا ہے، جو علی الخصوص کتب خانوں کے حوالے سے مرتب ہوتی رہیں اور جن میں سے اکثر کے تباہ اور برباد ہو جانے کے باوجود اب تک کئی کتب خانوں اور ان میں موجود ذخائر کے بارے میں ہمیں دست یاب شواہد سے راست یا ضمنی ماٰخذ کے توسط سے بالواسطہ معلومات میسر آ جاتی ہیں۔یہ معلومات ہمیں ان فہرستوں سے دستیاب ہوتی ہیں جو قریباً ہر کتب خانے میں مرتب ہوتی رہیں[1] لیکن جن کے ترتیب پانے اور شائع ہونے کا سلسلہ بھی انیسویں صدی کے اوائل سے شروع ہوا جن کے لیے بطور ایک مثبت اور مؤثر مثال وہ فہرستیں بھی بنیں جو مغرب میں مغربی کتب خانوں کے حوالے سے مرتب ہوتی اور اشاعت کے بعد ہندوستان بھی پہنچتی رہیں۔

ہندوستان میں ایسی فہرستیں جو عربی و فارسی اور اردو مخطوطات یا مطبوعات پر مشتمل ذخائر کی مرتب و شائع ہوئیں، اور ان متعدد فہرستوں سے قطع نظر، جو اگرچہ ہندوستان میں یہاں کے اہلِ علم و دانش نے مرتب کیں لیکن شائع نہ ہوئیں اور ہندوستان اور بالخصوص یورپ کے متعدد کتب خانوں میں ایک خاصی تعداد میں محفوظ ہیں، راقم کی رسائی کی حد تک اولین مطبوعہ فہرست، جیمز فریزر کی مرتبہ: *A Catalogue of Manuscripts in the Persic, and Sanscrrit Languages*، مطبوعہ لندن ۱۷۴۲ء ہے (عنوان میں عصری رواج کے مطابق رومن حرف S کی قدیم صورت F کے مماثل استعمال کی گئی ہے، یعنی: Perfic)۔یا ہندوستان میں مرتب و شائع ہونے والی اولین فہرست: ''فہرس کتب قلمی و مطبوع کتاب خانہ ایشیاٹک سوسائٹی . . . مع کتب خانہ فورٹ ولیم یعنی مدرسۂ انگریزی شہر کلکتہ.....''، جسے جیمس پرنسپ نے مرتب کیا اور تصحیح ظہور علی نے کی۔یہ مطبع گلدستۂ نشاط (کلکتہ) سے ۱۸۳۷ء میں شائع ہوئی۔اس کے ۱۷ سال کے

بعد اودھ کے مخطوطات پر مشتمل اسپرینگر کے معروف اور ضخیم وضاحتی کیٹیلاگ ۱۸۵۴ء اور ۱۸۵۷ء میں شائع ہوئے اور پھر یہ سلسلہ رفتہ رفتہ عام ہوتا چلا گیا۔ پہلے انفرادی کتب خانوں یا ذخائر کی فہرستیں شائع ہوئیں اور پھر کتب خانوں کی اپنی اپنی حیثیت اور ذخائر کی نوعیت کے لحاظ سے فہرستیں یا وضاحتی کیٹیلاگ شائع ہوتے رہے، پھر شہروں اور ملکوں بلکہ براعظموں یا زبانوں کی تخصیص سے بھی فہرستیں شائع ہونے لگیں۔ ذخائر کی مناسبت سے جو ممتاز و مؤقر فہارس شائع ہوئیں، اور بعض ذخائر کی وضاحتی فہرستیں تو ضخیم مجلدات میں شائع ہوتے رہنے کے باوجود اب تک یہ نہیں کہا جا سکتا کہ سارے ذخائر یا کُل مخطوطات کا ان میں احاطہ ہو گیا ہے۔ جیسے خدا بخش لائبریری، پٹنہ؛ رضا لائبریری، رامپور؛ جامعہ عثمانیہ اور کتب خانۂ آصفیہ اور سالار جنگ میوزیم، حیدرآباد دکن؛ ایشیاٹک سوسائٹی اور نیشنل لائبریری، کلکتہ؛ نیشنل میوزیم، نئی دہلی؛ پاکستان میں پنجاب یونیورسٹی لائبریری اور پنجاب پبلک لائبریری، لاہور؛ قومی عجائب گھر، کراچی؛ نیشنل آرکائیوز، اسلام آباد؛ وغیرہ۔ جب کہ ان مرکزی اور وقیع کتب خانوں کے علاوہ مختلف شہروں میں متعدد ایسے کتب خانے بھی موجود ہیں جو اپنے ذخائر اور مخطوطات اور نوادرات کے باعث اہمیت بھی رکھتے ہیں اور ناگزیر بھی ہیں۔ ان ہی میں ایسے ذاتی کتب خانے اور ذاتی ذخائر بھی موجود ہیں جو نادر مطبوعات و دستاویزات اور قیمتی مخطوطات کے اعتبار سے اہم ہیں۔

ایسے کتب خانوں اور ذاتی ذخائر میں محفوظ مخطوطات اور نوادرات کی فہرستوں کی ترتیب و اشاعت کے ساتھ ساتھ انھیں انفرادی طور پر یا اجتماعی صورت میں متعارف کرانے کی مثبت اور لائقِ تحسین کوششیں بھی مختلف صورتوں میں ہوتی رہی ہیں اور بعض محققین اور کتاب دوستوں اور مخلص کتاب داروں نے اپنی اپنی رسائی کے کتب خانوں اور ذخائر کی جو فہرستیں، دستی یا وضاحتی، مرتب و شائع کی ہیں وہ نہایت اہم اور قابلِ قدر مآخذ کی صورت میں مطالعات و تحقیقات کے فروغ میں معاون اور مفید ثابت ہوئی ہیں۔ یہاں ایسے متعدد محققین اور کتاب دوستوں میں، کئی وقیع اور مؤقر ناموں میں ایک ممتاز نام ڈاکٹر عارف نوشاہی کا ہے، جو اپنی اس خصوصی دل چسپی اور اپنے خاص شغف کے باعث، اور اپنی معتد بہ کاوشوں کے سبب، شاید جنوبی ایشیا میں اس زمرے میں، جس میں متعدد اکابر محققین شامل ہیں، عارف نوشاہی ان میں خود اپنی بھی ایک حیثیت رکھتے ہیں اور کئی اعتبار سے بہت منفرد اور ممتاز بھی ہیں۔

تا حال، فہرست نویسی کے ضمن میں ڈاکٹر عارف نوشاہی کی جو کاوشیں مرتب و شائع ہوئی ہیں اور جنھوں نے ایک دنیائے علم و تحقیق کو اپنی جانب متوجہ ہی نہیں، اپنے مطالعات اور تحقیقات کے لیے بطور ناگزیر مآخذ معاونت کی ہے، وہ بطور مستقل فہارس یا بطور کیٹیلاگ یہ ہیں:

۱۔ فہرست نسخہ ہای خطی فارسی موزۂ ملی پاکستان کراچی [۲]

۲۔ فہرست نسخہ ہای خطی فارسی انجمن ترقی اردو، کراچی [۳]

۳۔ فہرست چاپ ہای آثار سعدی در شبہ قارہ و چاپ ہای شروح و ترجمہ ہا و فرہنگنامہ ہا و تضمین ہای آثار وی [۴۳]

۴۔ فہرست کتابہای فارسی چاپ سنگی وکمیاب کتاب خانہ گنج بخش مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد[۵]

۵۔ فہرست مخطوطات اردو کتابخانہ گنج بخش، اسلام آباد[۶]

۶۔ حافظ محرم راز [کتابشناسی حافظ شیرازی در شبہ قارہ][۷]

۷۔ فہرست مخطوطات کتب خانہ نوشاہی[۸]

۸۔ ثلاثۂ غسالہ، کتابشناسی آثار فارسی وعربی تالیف شدہ در بنگال [بخش کتب عربی و فارسی]، تألیف حکیم حبیب الرحمن، ترجمہ وتعلیقات عارف نوشاہی[۹]

۹۔ فہرست مخطوطات کتب خانہ قریشی[۱۰]

۱۰۔ ثلاثۂ غسالہ، تالیف حکیم حبیب الرحمان، تعلیقات وتدوین عارف نوشاہی[۱۱]

۱۱۔ فہرست مشترک نسخہ ہای خطی فارسی پاکستان، تالیف احمد منزوی، اضافات، تجدید نظر واہتمام عارف نوشاہی، مجلد چہاردہم[۱۲]

۱۲۔ فہرست نسخہ ہای خطی وعکسی کتاب خانۂ شخصی عارف نوشاہی، اسلام آباد[۱۳]

۱۳۔ کتاب شناسی توصیفی فہرست ہای نسخہ ھای خطی پاکستان و بنگلادش[۱۴]

۱۴۔ فہرست مخطوطات آزاد: ذخیرۂ محمد حسین آزاد، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور (فہرست مشروح نسخہ ہای خطی فارسی، عربی و اردو)، عارف نوشاہی ومحمد اکرام چغتائی[۱۵]

۱۵۔ فہرست نسخہ ہای خطی فارسی آرشیو ملی پاکستان، اسلام آباد (گنجینۂ مفتی فضل عظیم بھیروی)[۱۶]

۱۶۔ فہرست نسخہ ہای خطی فارسی کتاب خانہ مرکزی دانشگاہ پنجاب، لاہور (پاکستان)، مجموعہ ھای آزاد، پیرزادہ، شیرانی، کیفی وعمومی[۱۷]

۱۷۔ کتاب شناسی آثار فارسی چاپ شدہ درشبہ قارہ (ہند، پاکستان، بنگلادش)، از: ۱۱۶۰-۱۳۸۶ھ ش، ۱۷۸۱-۲۰۰۷م[۱۸]

۱۸۔ فہرست نسخہ ہای خطی فارسی پاکستان تالیف عارف نوشاہی[۱۹]

ان مستقل فہارس یا کیٹیلاگ کے علاوہ ڈاکٹر عارف نے متعدد کتب خانوں اور ذخائر کی ایسی فہرستیں بھی مرتب وشائع کیں جو مجلّات ورسائل میں شائع ہوئیں[۲۰]۔ ڈاکٹر عارف کی فہرست نویسی کے ضمن میں حالیہ وقیع ومبسوط کاوشوں میں کتاب شناسی آثار فارسی چاپ شدہ در شبہ قارہ (ہند، پاکستان، بنگلادیش)[۲۱] جو چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے، بہت نمایاں رہی ہے لیکن ابھی حال میں ان کی ایک اور بہت مفصل اور جامع کوشش فہرست نسخہ ہائے خطی فارسی پاکستان[۲۲]، چار ضخیم جلدوں میں نہایت اہتمام وسلیقے سے شائع ہوئی ہے جو پاکستان بھر میں موجود ذاتی اور بعض سرکاری کتب خانوں اور ذخائر میں موجود فارسی مخطوطات کے تعارف وتذکرے پر مبنی ہے۔ پاکستان میں فارسی مخطوطات کی فہرست نویسی کی بہت متاثر کن اور مفید کوششیں متعدد اکابر فہرست نویسوں اور محققین نے انجام دی ہیں، بالخصوص پنجاب یونیورسٹی یا لاہور کے کتب خانوں اور ذخائر سے منسلک محققین اور فہرست نویسوں یا بلکہ مرکز تحقیقاتِ فارسی پاکستان کے ایرانی فہرست سازوں محمد حسین تسبیحی اور علی الخصوص احمد منزوی کا یہاں حوالہ دیا جاسکتا ہے، جن کی وہ خدمات خود پاکستان میں رہتے ہوئے جو انھوں نے انجام دیں اور ایک عالم کو متحیر کر دیا، ان ہی کے زیر اثر اور ان کی صحبت

میں رہتے اور سیکھتے ہوئے مذکورہ بالا ضخیم فہرستوں کو اوران کے حوالے سے ڈاکٹر عارف نوشاہی کی منفرد اور وقیع خدمات کے طور پر دیکھا جانا چاہیے جو انھوں نے اس زمرے میں انجام دیں۔ یہ دونوں ضخیم فہارس فارسی زبان کی جنوبی ایشیا کے شاید تمام ہی کتب خانوں اور ذاتی ذخائر میں موجود کل مطبوعات اور مخطوطات کا اس طور پر احاطہ کرتی ہیں کہ ان کے توسط سے جنوبی ایشیا کے ساتھ ساتھ ایرانی و فارسی تاریخ وتہذیب اور ادب کا ایک بڑا سرمایہ، اول الذکر کے توسط سے مطبوعہ اور آخر الذکر کے توسط سے غیر مطبوعہ، یوں ہمارے علم اور ہماری دسترس میں آ گیا ہے یا ان کے بارے میں ہماری معلومات مستند اور قابلِ اعتماد کہی جا سکتی ہیں۔

فہرست نسخہ ہائے خطی پاکستان پاکستان کے مذکورہ ذخائر و کتب خانوں میں موجود تقریباً آٹھ ہزار مخطوطات کے تذکرے و تعارف پر مشتمل ہے جو اطرافِ ملک کے ۳۴۵ ذخائر میں محفوظ ہیں۔ یہ ایک سرسری یا آسان اور پُرسہولت کوئی منصوبہ نہیں تھا بلکہ برس ہا برس کی لگاتار کوششوں اور جستجو و تلاش کے نتیجے میں حاصل ہونے والی معلومات کی جمع وترتیب کا ایک ایسا کارنامہ ہے کہ جس کو دیکھ کر یہ کہا جا سکتا ہے کہ فارسی زبان میں موجود علوم، ادبیات اور تاریخ وتہذیب کا ایسا سرمایہ پاکستان میں محفوظ ہے جو یہاں یا بلکہ ایران اور عالمی سطح پر مطالعات وتحقیقات کے لیے اس حد تک ناگزیر ہے کہ اس سرمایے سے استفادہ کیے بغیر کوئی مطالعہ کہیں مکمل اور مستند نہیں ہو سکے گا۔

یہ فہرست چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے، جن کی تقسیم یوں کی گئی ہے کہ جلد اول: علوم قرانی، حدیث، کلام، فقہ واعمالِ دینی، ریاضیں، فلسفہ، منطق، اخلاق۔ ملل ونحل؛ جلد دوم: عرفان، نسب نامہ ہا و شجرہ نامہ ہا، علوم طبیعی، پزشکی، علوم اجتماعی، ریاضی، کیمیا، ستارہ شناسی، تقویم شناسی، زبان؛ جلد سوم: ادبیات، جغرافیہ، سفرنامہ، تاریخ، علوم غریبہ، افزودہا؛ جلد چہارم: اشاریے اور تصاویر۔ جلد اول تا سوم کے مشمولات تو مذکورہ عنوانات سے اخذ کیے جا سکتے ہیں۔ پہلی جلد اوّل میں مذکورہ موضوعات سے قطع نظر پیش لفظ و مقدمے کے علاوہ ان تمام ذخائر کی ایک جامع فہرست دے دی گئی ہے جہاں یہ مخطوطات محفوظ ہیں اور ساتھ ان افراد کے نام بھی ایک فہرست میں درج کیے گئے ہیں جنھوں نے کسی صورت ان ذخائر کی فہرستیں کبھی بنائی تھیں اور جن سے استفادہ کرتے ہوئے عارف نوشاہی صاحب نے اپنی یہ ضخیم اور جامع فہرست مرتب کی ہے۔ انھوں نے مزید ایک کتابیات بھی مرتب کر دی گئی ہے جس میں وہ کتابیں شامل ہیں جو اس فہرست کی تیاری کے دوران بطور مآخذ ان کے استفادے میں رہیں۔

جلد چہارم اس فہرست کا ایک نہایت مفید حصہ ہے جس میں دراصل متنوع اشاریے اور متعلقہ ضروری فہرستیں درج کی گئی ہیں جو انتہائی مفید اور اس فہرست کے تعلق سے حد درجے معلوماتی ہیں۔ ان میں کتابوں کے عنوانات (مختلف موضوعات کے تحت)، نسخوں کی نوعیتوں کے لحاظ سے، ترقیمے اور ایسے ترقیمے جن میں کاتبوں نے اشعار بھی تحریر کیے ہیں، مصور اور مہروں سے ثبت شدہ نسخوں کی فہرست، مصنفین و مولفین اور شاعروں، شارحوں اور مترجمین کی

فہرستیں، کاتبوں اور مقاماتِ کتابت کی فہرستیں، وغیرہ۔ اس قسم کے مفید و منفرد اشاریوں کا جو اہتمام عارف صاحب نے یہاں اس فہرست میں اور مطبوعات کی سابقہ ضخیم فہرست میں کیا ہے، یہ جنوبی ایشیا کے کسی فہرست ساز کی کوششوں میں شاذ ہی ان حوالوں سے کسی اور سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔ ایسے اہتمام اور یہ امتیاز اور اعزاز میرے خیال میں جنوبی ایشیا میں صرف عارف نوشاہی صاحب سے مخصوص کہا جا سکتا ہے۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ عارف نوشاہی صاحب نے پاکستان میں فارسی فہرست نویسی کو اپنی مستقل کاوشوں اور مخصوص اہتمام کے ساتھ جو امتیاز عطا کیا ہے اور جو افادیت بخشی ہے، یہ جنوبی ایشیا میں صرف ان ہی کے ساتھ مخصوص ہے۔ علمی حوالوں سے عارف صاحب کی ایسی مفید و حوالہ جاتی خدمات ایک جانب انھیں ہمارے اکابر محققین و مصنفین کی صف میں ایک امتیازی اور قابل رشک حیثیت پر متمکن کرتے ہیں تو دوسری جانب بالخصوص فارسی کے حوالے سے ان کی حوالہ جاتی خدمات ایران کی علمی دنیا میں پاکستان سے ایک مؤثر صورت میں تعارف اور باہمی قرب و تعلق کا وسیلہ کہی جا سکتی ہیں۔

حواشی:

۱۔ اس ضمن میں متعلقہ معلومات اور تفصیلات کا قدرے تذکرہ عہد بہ عہد متعدد مآخذ اور مابعد مطالعات اور ہند اسلامی عہد کے کتب خانوں کی لکھی گئی مختلف تاریخوں میں بکثرت ملتا ہے لیکن شاہان مغلیہ کے کتب خانے کی لندن منتقلی، مشمولہ: 'مسلم ہندوستان: ادب، تاریخ اور تہذیب'، مصنفہ معین الدین عقیل، شائع کردہ: سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۵ء ص ص ۲۱۱۔۲۲۰، میں ان کا ایک ملخص دیکھا جا سکتا ہے۔

۲۔ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد و ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال ضلع گجرات، ۱۹۸۴م، ۲۸۰ص۔ (فارسی)

۳۔ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد، نومبر ۱۹۸۴م، ۱۴۴ص۔ (فارسی)

۴۔ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد، ۱۹۸۶۔۱۹۸۹م، ۱۸۱۴ص، ۲جلد۔ (فارسی)

۵۔ مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، لاہور، ۱۹۸۸م، ۱۶۴ص

۶۔ رایزنی فرہنگی سفارت جمہوری اسلامی ایران، اسلام آباد، ۱۹۸۸م، ۴۰ص۔ (اردو)

۷۔ ادارۂ معارف نوشاہیہ، اسلام آباد، اگست ۱۹۸۹م، ۷۲ص۔ (اردو)

۸۔ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، اگست ۱۹۸۹م ۲۵۰ص۔ (فارسی)

۹۔ مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، لاہور، ۱۹۹۳م، ۶۲ص۔ (اردو)

۱۰۔ مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، لاہور، ۱۹۹۵م، ۶۳ + ۳۸۲ص۔ (اردو)

۱۱۔ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ۱۹۹۷م، بیست و سہ + ۹۴۵ص۔ (فارسی)

۱۲۔ در مجلۂ نسخہ پژوہی، دفتر یکم، قم، ۲۰۰۴م (فارسی)

۱۳۔ ناشر: مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ۲۰۰۵م، شانزدہ+ص ۲۵۱۷۔ ۲۸۵۴ (فارسی)

۱۴۔ کتاب خانۂ آیت اللہ العظمی مرعشی،قم، ۲۰۰۵م، ۱۲۷ص (فارسی)

۱۵۔ شعبۂ اردو، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور، ۲۰۱۰م، ۲۵۲ص۔(اردو)

۱۶۔ مرکز پژوہشی میراث مکتوب، تہران، ۲۰۱۲م، سی وچہار+ ۹۶۷+8ص۔(فارس)

۱۷۔ مرکز پژوہشی میراث مکتوب، تہران، ۲۰۱۲م، ۲جلد، بیست وچہار+ ۱۳۹۷+8ص۔(فارسی)

۱۸۔ مرکز پژوہشی میراث مکتوب، تہران، ۲۰۱۲م، ۴ جلد، ۱۷۲+ ۳۰۱۵ص۔(فارسی)

۱۹۔ مرکز پژوہشی میراث مکتوب، تہران ۱۳۹۶ش/ ۲۰۱۷ء، چہار جلد، ۲۸۸۲+ ۴۷ص؛ان مستقل فہارس یا کیٹیلاگ کے علاوہ ڈاکٹر عارف نے متعدد کتب خانوں اور ذخائر کی ایسی فہرستیں بھی مرتب وشائع کیں جو مجلّات ورسائل میں شائع ہوئیں۔

۲۰۔ جیسے:

۱) کتاب خانۂ مرعشی قم میں برصغیر کے مخطوطات، فکرونظر، اسلام آباد، جلد ۱۸، شمارۂ ۱۱، جمادی الآخر ۱۴۰۱ھ/اپریل ۱۹۸۱، ص ۸۔ ۳۶؛ جلد ۱۹، شمارۂ ۳، ذوالقعدہ ۱۴۰۱ھ/ستمبر ۱۹۸۱، ص ۵۹، ۲۷

۲) کتاب خانہ نوشاہیہ (ساہن پال، گجرات دے پنجابی مخطوطات، کھوج، لاہور، شمارۂ ۸۔ ۹، جنوری۔ دسمبر ۱۹۸۲، ص ۱۱۵۔ ۱۳۱

۳) پاکستان میں مخطوطات: مسایل اور تجاویز، تحقیق، حیدرآباد، شمارۂ ۳، ۱۹۸۹، ص ۱۰۶۔ ۴۱۲

۴) رہ آورد تُرکیہ، معارف، تہران، دورۂ یازدہم، شمارۂ ۳، آذر، اسفند، ۱۳۷۴ش/مارچ ۱۹۹۵، ص ۱۲۔ ۲۹

۵) کتب خانۂ مخدوم اسلام آباد کے بعض مخطوطات، فکرونظر، اسلام آباد، جلد ۳۳، شمارۂ ۳، شعبان، شوال ۱۴۱۶ھ/جنوری۔ مارچ ۱۹۹۶، ص ۲۵۔ ۴۷

۶) کتب خانہ خیریہ پشاور کے مخطوطات، فکرونظر، اسلام آباد، جلد ۳۴، شمارۂ ۲، جمادی الاول۔ شعبان ۱۴۱۷ھ/اکتوبر۔ دسمبر ۱۹۹۶، ص ۴۳۔ ۷۰

۷) پاکستان میں موجود مخطوطات کی ایک جامع فہرست کی تیاری، فکرونظر، اسلام آباد، جلد ۳۵، شمارۂ ۲۔ ۳، جمادی الثانی۔ ذوالقعدہ ۱۴۱۸ھ/اکتوبر۔ دسمبر ۱۹۹۷ تا جنوری۔ مارچ ۱۹۹۸، ص ۲۰۹۔ ۲۱۴؛ ترقیمۂ نمونہ، نامۂ بہارستان، تہران، شمارہ ۵، سال سوم، شمارہ اول، ۱۳۸۱ش/ ۲۰۰۲م، ص ۱۰۵۔ ۱۰۸۔ اردو ترجمہ: عصمت درانی، ترقیمہ نگاری کا ایک عمدہ نمونہ، معیار، اسلام آباد، شمارہ ۱۲، جولائی۔ دسمبر ۲۰۱۴ء، ص ۹۔ ۱۴

۸) فہرست نسخہ ہای خطی وعکسی (عربی وفارسی) کتابخانۂ عارف نوشاہی (اسلام آباد۔ پاکستان) نسخہ پژوہشی، قم، دفتر یکم، پاییز ۱۳۸۳ش/ ۲۰۰۴: ص ۳۹۹۔ ۴۵۴

۹) کتاب شناسی توصیفی فہرست ہای نسخہ ہای خطی پاکستان، کتاب ماہ/کلیات، تہران، سال ہفتم، شمارۂ ۹ و ۱۰، شمارۂ مسلسل ۸۱ و ۸۲، شہریور ومہر ۱۳۸۳ش/ ۲۰۰۴: ص ۱۷۸۔ ۱۸۳

۱۰) قیمت کتاب در چہل وشش نسخۂ خطی (بررسی کوتاہ در محدودۂ یادداشتہای چہل وشش نسخۂ خطی فارسی کتابخانۂ دانشگاہ پنجاب، لاہور؛ کتاب فروشی (یادنمای بابک افشار) جلد اول، بہ خواستاری ایرج افشار، با ہمکاری عبدالحسین آذرنگ، علی دہباشی، سید فرید قاسمی، نادر مطلبی کاشانی، انتشارات شہاب ثاقب، تہران، ۱۳۸۳ش/ ۲۰۰۵ء، ص ۶۵۹۔ ۶۷۹

۱۱) مخطوطات مدینۂ منوّرہ (برّصغیر کے مصنفین کی تصانیف اور فارسی کے چند منتخب مخطوطات کا اجمالی تذکرہ''، 'فکر ونظر'، اسلام آباد، جلد ۴۳، شمارۂ ۳، ذوالحجہ ۱۴۲۶۔ صفر ۱۴۲۷ھ/جنوری۔ مارچ ۲۰۰۶ء، ص ۸۳۔ ۱۲۲، عربی اور فارسی کے

۴۴ نادر نسخوں کا بعض نسخوں کی تصاویر کے ساتھ تعارف۔ترجمۂ فارسی:نسخہ ہای خطی مدینۂ منورہ:مختصری دربارۂ نسخہ ہای خطی آثار مولفان شبہ قارہ در کتابخانہ ہای مدینۂ منورہ'' ترجمۂ سید عبدالقادر ہاشمی،آینۂ میراث،شمارہ مسلسل ۴۲،سال ۶،شمارہ ۳،۱۳۸۷ش/۲۰۰۸ء،ص۲۵۹۔۲۹۸

۱۲) بازشناسی متون فارسی در شبہ قارہ پاکستان و ہند،'دانش'،اسلام آباد، ۸۳،زمستان ۱۳۸۴ش/۲۰۰۶ء، ص۴۵۔۵۰،پاکستان میں مخطوطات کی فہرست نویسی کی تیاری کے لیے تجاویز۔

۱۳) کتب خانۂ وزارت امور خارجہ ایران میں اردو مخطوطات،تحقیق،جام شورو،شمارہ ۱۵، ۲۰۰۷ء،۵۔۸

۱۴) ترقیمہ نویسی نسخہ ہای خطی،کتاب ماہ(ادبیات)،تہران،شمارہ ۲۰،سال دوم، شمارۂ مسلسل، ۱۳۴،آذر ۱۳۸۷ش/دسمبر ۲۰۰۸ء،ص۸۰۔۸۶

۱۵) ترقیمہ نویسی نسخہ ہای خطی(با توجہ بہ نسخہ ہای خطی فارسی شبہ قارہ)،جنگ،دفتر اول،مجموعۂ مقالات یادمان شہید ثقۃ الاسلام تبریزی از پیشگامان فہرست نگاری ایران،تہیہ و تدوین انجمن فہرست نگاران نسخہ ہای خطی،تہران ۱۳۸۸ش/۲۰۰۹ء،ص۵۶۱-۶۰۲

۱۶) فارسی،اردو متون میں عربی عبارات کی تصحیح کا مسئلہ(ایک ایرانی محقق علی محدث کا نقطۂ نظر)،دریافت،اسلام آباد،شمارہ۹،سال ۲۰۱۰،ص۳۹۔۳۶

۱۷) عبدالرحیم خان خانان کی مہر اور یادداشت سے مزین ''تاریخ محمود شاہی'' کا ایک مخطوطہ،مشمولہ: 'معیار'،اسلام آباد،ج ۲،ش ۱،مسلسل شمارہ ۳،جنوری۔جون ۲۰۱۰ء،ص۳۵۔۳۹

۱۸) برصغیر میں فارسی متون کی ترتیب،تدوین اور احیاء(اردو ترجمہ:عصمت درانی)،معیار،اسلام آباد،ج ۲،ش ۱، مسلسل شمارہ ۳،جنوری۔جون ۲۰۱۰ء،ص ۲۳۳۔۲۵۴

۱۹) فہرست مخطوطات آزاد،آزاد صدی مقالات،مرتبین تحسین فراقی،ناصر عباس نیر،شعبۂ اردو پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج،لاہور، ۲۰۱۰،ص۳۸۹۔۳۹۹

۲۰) نسخہ ہای خطی کتاب خانۂ عارف حکمت،مدینۂ منورہ(دو مین گفتار)،اوراق عتیق،بہ کوشش سید محمد حسین حکیم،تہران، ۲۰۱۲ء، دفتر دوم،ص۵۱۵۔۵۳۲

۲۱) چند نسخہ خطی تازہ یاب،مطلع سعدین و مجمع بحرین،مشمولہ:نقد و تحقیق،دہلی،جلد۱،شمارہ ۳،ژوئیہ،اوت،سپتامبر ۲۰۱۵،ص ۲۸۔۳۳؛ کمال خجندی،خجند،شمارہ ۲(۶)۲۰۱۶،ص ۱۰۵-۱۰۸ بہ خط کریلیک۔۔۔۔ان کاوشوں کے علاوہ بھی عارف نوشاہی نے کتابیات و مآخذ کے تذکرے و تعارف میں جو مضامین و مقالات تحریر کیے وہ بھی بطور مآخذ بے حد اہمیت رکھتے ہیں،جن کی تفصیل یہ ہے:

(۱) امام اعظم ابو حنیفہ کی زندگی کے مآخذ،نور اسلام،شرق پور،نومبر ۱۹۷۵

(۲) کتاب شناسی فہرست ہای نسخہ ہای خطی پاکستان، کتابداری،تہران،دفتر ہشتم، ۱۹۸۰،ص ۷۱۔ ۹۰؛ مجلہ 'تحقیق'،لاہور،جلد ۴،شمارہ ۱،ص ۳۱۔۴۸

(۳) بنگال میں تصنیف ہونے والی عربی کتب: ثلاثۂ غسالہ کا عربی حصہ از حکیم حبیب الرحمان،فکر و نظر، اسلام آباد،محرم۔ربیع الاول

۱۴۰۹ھ/اکتوبر۔دسمبر ۱۹۸۸ء،ص۳۹

(۴) ترجمہ ہای متون فارسی بہ زبانہای شبہ قارۂ پاکستان و ہند، دانش، اسلام آباد، شمارہ ۱۴، ۱۳۶۷ش/ ۱۹۸۸، ص ۸۵۔۱۳۱؛ استدراک: ترجمہ ہای متون فارسی بہ زبان ہای پاکستانی (بہ اردو)، دانش، شمارہ ۱۹، ۱۳۶۸ش/ ۱۹۸۹، ص ۲۶۳۔ ۲۶۷؛ ترجمہ ہای متون فارسی بہ زبان ہای شبہ قارۂ پاکستان و ہند (بہ اردو)، دانش، شمارہ ۲۰۔۲۱، ۶۹۔۱۳۶۸ش/ ۱۹۹۰، ص ۲۰۷۔۲۱۱

(۵) کتاب شناسی آثار فارسی چاپ شبہ قارۂ پاکستان و ہند (طرح)، 'دانش'، اسلام آباد، شمارۂ ۶۷، ۱۳۷۵ش/ ۱۹۹۶ء، ص ۱۷۷۔ ۱۸۲

(۶) اسلامی ادب میں وفیات نویسی کی روایت، مشمولہ: بطور مقدمہ 'وفیات ناموران پاکستان'، از منیر احمد سلیچ، لاہور، ۲۰۰۵ء؛ طبع دوم: مجلۂ اسلامی تاریخ و ثقافت، شعبۂ اسلامی تاریخ، جامعہ کراچی، شمارہ ۱، ۲۰۰۷، ص ۴۹۔۷۰؛ طبع ثالث نظر ثانی کے بعد: مطالعات، دہلی، جلد ۳، شمارہ ۳، مسلسل شمارہ ۸، جولائی تا ستمبر ۲۰۰۸ء/ رجبتا رمضان ۱۴۲۹ھ، ص ۱۴۵۔ ۱۶۳؛ طبع چہارم مزید اضافات کے ساتھ، بطور مقدمہ تذکرۂ معاصرین، مالک رام، الفتح پبلی کیشنز، راول پنڈی، ۲۰۱۰ء

(۷) کتابیات مزارات، معارف، اعظم گڑھ، ج ۱۸۸، شمارہ ۴، اکتوبر ۲۰۱۱، ص ۲۶۱۔۲۷۷۔۔۔ ڈاکٹر عارف نوشاہی کی مندرجہ بالا تمام فہرستوں کی تفصیلات 'فہرست نسخہ ہائے خطی فارسی پاکستان'، جلد اول، ص ۴۰ تا ۴۲ سے ماخوذ ہیں۔

۲۱۔ مطبوعہ مرکز پژوہشی میراث مکتوب، تہران، ۱۳۹۱ش

۲۲۔ مطبوعہ: مرکز پژوہشی میراثِ مکتوب، تہران، ۱۳۹۶ش

Abstract

This review article attempts to highlight the importance of Fehrist hai nuskha-e khatti Pakistan (4 volumes) covering 335 collections of Persian manuscripts in Pakistan. The hefty volumes of this catalogue provide details for over 8000 manuscripts archived in various libraries, personal collections and museums. This extraordinary task is done by Dr Arif Naushahi who is reckoned to be known as the only bibliographer and cataloguer about the Persian works produced in the sub-continent. The forth volume of the work indexes the manuscripts covered in the remaining three volumes. The manuscripts indexed in the volumes have a wide range of subjects. The prominent feature of the catalogues is that the cataloguer does not leave any stone unturned to explain the allied information of a manuscript.

Keywords: Persian Catalogues, Persian manuscripts in Pakistan, extraordinary cataloguer of Persian works in sub-continent.